چونٹی کی سیر

قدرتی آفات اور مشکلیں جب ہی آتی ہیں۔ جب ہم اپنا آپ بھول کر دوسروں سے حسد کرنے لگتے ہیں۔ اور جب حسد کی آگ ہمیں حد سے زیادہ جلانے لگتی ہے تو اسے برداشت نہ کرتے ہوئے ہم بُرائی پر اتر آتے ہیں۔ اور اپنا ہی نقصان کر بیٹھتے ہیں۔

ایک چونٹی پہاڑ سے سیر کر کہ نیچے اتر رہی تھی۔اسکی ایک دوست اُدھر سے گزری۔جب اس نے اپنی دوست کو آتا دیکھا تو وہ رک گئی اور بولی۔

'بہت دنوں بعد نظر آئیں۔۔ کہاں تھیں اتنے دن؟'

پہلی چونٹی نے کہا۔ 'بس ذرا اوپر سیر کے لئے چڑھی تو بہت اچھا لگا۔اور میں اوپر سے اوپر چڑھتی چلی گئی۔'

دوسری چونٹی نے پھر سوال کیا۔

'کیسا رہا یہ تمہارا پہاڑی سفر۔۔۔؟'

'بہت ہی اچھا۔۔اتنا زیادہ اچھا اور پر لطف کہ وقت کا کوئی حساب ہی نہیں رہا۔اب نیچے اتری ہوں تو سوچ رہی ہوں کہ میں نے اتنا لمبا سفر طے کیا ہے۔اور سب سے اچھی بات تو یہ ہے کہ اتنا سفر کیا پھر بھی نہ تھکاوٹ ہوئی اور نہ وقت گزرنے کا احساس ہوا۔ اب نیچے آکر دیکھ رہی ہوں تو یقین نہیں آرہا کہ میں کیسے اتنی اوپر چلی گئی تھی۔'

چونٹی دوست نے جل کر کہا۔'بھئی تمہاری ہی ہمت تھی جو اتنا اوپر گئیں۔میں تو سوچ کر بھی تھک جاتی ہوں۔کہاں یہ آسمان سے باتیں کرتے اونچے اونچے پہاڑ۔اور کہاں ہم زمین پر رینگنے والی انتہائی مختصر نقطے جیسی مخلوق۔معلوم نہیں خدا نے ہمیں کیا سوچ کر بنایا۔۔۔؟اور کیوں بنایا۔۔۔؟'

پھر ایک ٹھنڈی آہ لے کر بولی۔'خدا نے تو پہاروں کو اتنی بلندی اور مضبوطی دی۔اور ہمیں اتنا چھوٹا بنایا کے کسی کی نظر بھی ہم پر مشکل سے ہی پڑتی ہے۔'

پہلی چونٹی ہنسی اور پھر بولی۔'نہیں میری دوست ایسا نہیں ہے۔ہم اپنی جگہ ہیں اور پہاڑ اپنی جگہ۔ہمارا آپس میں کوئی مقابلہ نہیں ہے۔اور اسکی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے۔

دیکھو اب اگر یہ پہاڑ ہے تو میرے پاس بھی ہمت ہے۔یہ ہمت ہی تو تھی جو میں اس پہاڑ کی چوٹی تک گئی۔وہاں سے میں نے دنیا کو دیکھا۔اگر یہ نہیں ہوتا تو میں کیسے اس بلندی کو چھوتی۔اور دنیا کو اوپر سے دیکھتی۔اس پہاڑ نے ہی تو میری مدد کی۔اسکے جس جس حصے میں میں گئی۔وہاں کا ایک الگ ہی نظارا تھا۔میں بہت ہی خوش ہوں۔اگر اوپر نہ جاتی تو زمین پر ہی رہتے ہوئے اپنی زندگی کے دن پورے کرتی اور مر جاتی۔

اسکے علاوہ ہم سب اسی پہاڑ کی پناہ میں تو رہتے ہیں۔ سردی گرمی۔ دھوپ ہوا۔ تیز بارش۔ ان سب سے ہمیں پہاڑ ہی تو محفوظ رکھتا ہے۔ ہمیں تو خدا کا اس پہاڑ کے لئے شکرگزار ہونا چاہئے'۔

یہ سب سن کر دوسری چونٹی کچھ سوچ میں پڑ گئی۔

پہلی چونٹی پھر بولی۔ 'دیکھو نا۔ خدا نے یہ دنیا بنائی۔ اور اسے سجانے کے لئے بہت کچھ بنایا۔ اگر سب کچھ ایک جیسا ہوتا۔ تو طبیعت اکتا جاتی۔ کچھ سمجھنے اور سیکھنے کے لئے ہوتا ہی نہیں۔ تو زندگی بور ہو جاتی۔ خدا نے کسی کو چھوٹا یا بڑا نہیں بنایا۔ کسی کا کسی سے مقابلہ نہیں رکھا۔ کسی کو کچھ

دیا تو کسی کو کچھ اور۔ اگر ہم قدرت کی دی ہوئی خوبیوں کو اپنے اندر ڈھونڈیں۔ اور سمجھیں اور انہیں بنا سنوار کر زندگی کو خوبصورتی سے گزاریں تو خدا کو اپنی تخلیق پر کتنا ناز ہو۔ اور وہ خوش ہو کر اور بھی انعامات سے نواز دے۔

قدرتی آفات اور مشکلیں جب ہی آتی ہیں۔ جب ہم اپنا آپ بھول کر دوسروں سے حسد کرنے لگتے ہیں۔ اور جب حسد کی آگ ہمیں حد سے زیادہ جلانے لگتی ہے تو اسے برداشت نہ کرتے ہوئے ہم بُرائی پر اتر آتے ہیں۔ اور اپنا ہی نقصان کر بیٹھتے ہیں۔ اور تحفہ میں ملی ہوئی زندگی کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ یہ زندگی اور اس کے دن بہت قیمتی ہیں۔ میری دوست اپنے ذہن سے دریچے کو کھول کر زندگی کو اپنے ڈھنگ سے سوچو اور دیکھو۔ اسکے سارے رنگ بہت خوبصورت ہیں۔ بلندیوں کو چھونے کا مزہ ہی کچھ اور ہے۔ اور یہ صرف چھونے والا ہی جانتا ہے۔ اسکے علاوہ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ۔ جس خدا نے ہمیں تخلیق کیا۔ اسنے ہمارا ایک اعمال نامہ بھی مرتب کیا۔ خدا ہمارے ایک ایک عمل سے واقف ہے۔ اب چاہے وہ عمل اچھا ہے یا برا ہے۔ ہمیں قدم قدم پر پرکھا جاتا ہے۔ ہمارا خدا کتنا اچھا ہے۔ ہمیں برائیوں سے روکنے کے لئے یہ بھی کیا۔ اب ہماری مرضی ہے۔ ہم جو راستہ چاہیں اختیار کر لیں'۔

دوسری چونٹی اپنی سوچ پر کچھ نادم بھی تھی اور خوش بھی تھی۔ کہ اسکی سوچ بدل رہی تھی۔ سب کچھ اچھا اچھا لگ رہا تھا۔ وہ مطمئن ہو کر بولی۔ 'دوست تم نے میری آنکھیں کھول دیں۔ بہت شکریہ۔ اب میں زندگی کو تمہاری نظر سے دیکھ رہی ہوں تو سب کچھ بہت اچھا لگ رہا ہے۔

تم بھی تھکی ہوئی آئی ہو۔ کچھ آرام کر لو۔ اور ہاں اگلی بار سیر کے لئے جاؤ تو مجھے ضرور ساتھ لے کر جانا۔ میں بھی یہ سب کچھ دیکھنا چاہتی ہوں۔ خدا کی بنائی ہوئی اتنی بڑی دنیا اور میں اپنی ہی سوچ میں رہتی تھی۔ اور دنیا کی خوبصورتی سے محروم تھی'۔

اور دونوں سہیلیاں اپنے اپنے راستے پر چلی گئیں۔